یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

انوارِ شیرِ ربّانی رح

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

ناشر

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

انوارِ شیرِ ربّانی رح

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

ناشر
مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف

حقوق اشاعت محفوظ

پیر طریقت رہبر شریعت ماحی بدعت حامی شریعت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نبیرہ سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے زیر نگرانی و زیر سرپرستی شائع ہوئی

نام کتاب	==============	انوار شیر ربانی
مولف	==============	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
ناشر	==============	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف
چھاپہ خانہ	==============	آر زیڈ پیکجز 2۔ کورٹ سٹریٹ لاہور
پروف ریڈنگ	==============	صوفی اللہ رکھا شرقپوری
سن اشاعت	==============	اگست 1999ء (ربیع الثانی 1420ھ)
تعداد	==============	500
قیمت	==============	150 روپے
کمپیوٹر کمپوزر	==============	ظہیر غوری
ملنے کا پتہ	==============	(1) کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر 5، اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، نزد حضرت داتا گنج بخش لاہور۔ (2) مکتبہ نور اسلام، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

ہے اور اس میں ایک تازہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ار دل کی ظلمت ہٹا کر ایک نورانی مشعل کا چشمہ بنا دیا جاتا ہے۔

حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس باب کے شاہ بااختیار تھے ہر طرح کے تصرفات آپ کی طبیعت مبارکہ کر سکتی تھی بدکاروں کو نیکوکار بنایا مفلسوں کو غنی کیا اور تنگ دلوں کو فراخ دل بنایا۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"حضرت قبلہ مرشدم میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ذات بابرکات میں قوت ارادی اپنے انتہائی درجہ پر تھی اور ہر درجہ کے تصرف کے مالک تھے انہیں کسی تصرف کے پیدا کرنے کے لئے زیادہ توجہ درکار نہ تھی بلکہ ایک جانب خیال نے قدم رکھا دوسری طرف اجابت نے ہاتھ بڑھایا"۔

پھر فرماتے ہیں کہ زیادہ میلان آپؒ کا تصرف نفسی کی جانب تھا اور ہر وقت خلق اللہ کی رہبری منظور تھی یہی وجہ تھی کہ ہر وقت مجلس شریف گرم رہتی تھی اور ہر گھڑی آنکھوں سے ندامت کے آنسو گرتے ہوئے آپ کے دربار میں نظر آتے تھے اور کوئی متنفس ایسا نہ ہوتا کہ اس آب حیات کی لذت نہ اٹھاتا بلکہ جو بھی آیا آپؒ کے قلبی تصرف نے اسے حیوان لا یعقل کے درجہ سے نکال کر انسانیت کے منصب پر سرفراز فرمایا بلکہ عبودیت کی شان دکھا دی اور اپنی آنکھوں اور کانوں سے وہ سنا اور دیکھا جس کی کیفیت تحریر میں نہیں آ سکتی۔

عارف کامل بعض دفعہ بے اختیاری میں کچھ کہہ دیتا ہے جو ہونے والا ہوتا ہے ایسے لوگوں کو صاحب الفظ کہا جاتا ہے حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ

علیہ جہاں بعض اوقات صاحب تصرف نظر آتے تھے وہاں بعض اوقات وہ صاحب لفظ بھی دکھائی دیتے تھے۔

صوفی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ مرشدم میاں صاحب علیہ الرحمتہ ان ہر دو کمالات ولایت کے مالک تھے جہاں آپ تصرف میں ید طولیٰ رکھتے تھے وہاں صاحب لفظ کی مسند پر بھی تکیہ نداز تھے بسا اوقات آپ کی زبان سے وہ کچھ نکل جاتا جس کو آپ کی ذات ہرگز ہرگز پسند نہ کرتی لیکن وہی ہو کر رہتا۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ہمہ وقت جتنی تصرف کے مالک تھے جانوروں، غیر مسلموں اور اپنے ملنے والوں پر آپ کے تصرفات کے ان گنت واقعات موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر اصلاح احوال کے لئے کیا جاتا ہے۔

درختوں پر تصرف : ملک حسن علی شرقپوری نے لکھا ہے کہ شرقپور شریف میں چاہ تیجیانوالہ پر ایک آم کا درخت قطعاً" پھل نہ دیتا تھا میاں اللہ بخش کاشتکار چاہ مذکورہ نے جبکہ ایک بار آپؒ کا چاہ مذکورہ کی طرف گزر ہوا۔ آپ سے اس کے متعلق گزارش کی۔ آپ نے دعا کی اس وقت سے برابر ہر سال پھل دیتا ہے۔

جانوروں پر تصرف : صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کو بچپن کی عمر سے گھوڑے کی سواری کا بہت شوق تھا۔ آپ جس گھوڑی پر سوار ہوتے وہ آپ کی مطیع ہو جاتی۔ شرقپور شریف کے باشندے کہتے تھے کہ یہ تو گھوڑوں کی وحی (ملک الموت) ہیں۔ ایک دفعہ

کو آسیب وغیرہ کا اثر ہے اس لڑکی کو آپؒ نے اپنے گھر ٹھہرایا اور تشریف لے جا کر آپؒ نے لڑکی سے دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ ایک عورت ہے جو میرے روبرو آتی ہے اور مجھے طرح طرح کی تکلیف دیتی ہے یہ کہتے ہی لڑکی بول اٹھی کہ وہ آ گئی وہ آ گئی حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا آئی ہے تو اس کے سر کے بال پکڑ کے نوچ دے اس لڑکی کو آپ کے فرمانے سے جرات ہو گئی اس پر کود پڑی اس کے سر پر زور سے ہاتھ مارا اور ایک چوٹی یا میڈہی اس کے سر سے اکھاڑ لی۔ جو مولی کے دھاگے سے گندھی ہوئی تھی اور گکے یا بھورے رنگ کے بال تھے آپؒ اس بالوں کی چوٹی کو پکڑ کر مردانے مکان میں لے آئے اس وقت مردانہ بیٹھک میں بہت سے آدمی موجود تھے اور بندہ نے بھی وہ بالوں کا گچھا ہاتھ میں لے کر دیکھا جب وہ لڑکی قصور آ گئی تو پھر آسیب نے خلل کیا لڑکی مذکورہ کا بیان ہے کہ اس شیطان عورت کے ہمراہ اور بھی بہت سے ساتھی آئے اور یہ بھی اس کا بیان ہے کہ اسی حالت میں ادھر سے میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی تشریف لائے اور آپ نے آ کر ایک تنور لوہے کا لگایا اور اس میں آگ جلائی اور میں دیکھ رہی ہوں کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمتہ ان آسیبی عورتوں کو پکڑ پکڑ کر تنور میں پھینک رہے ہیں۔

روح پر تصرف: میاں قادر بخش صاحب للیانی والے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میری صبح آنکھ نہیں کھلتی آپ نے فرمایا کہ رات کو سوتے وقت کہہ دیا کرو کہ قادر بخش مجھے صبح جگا دینا میں نے اس پر عمل کیا اور جس وقت میرے اٹھنے کا وقت ہوتا تھا کبھی کوئی

شخص میرے پاؤں کو پکڑ کر اور بازو کو کبھی سر کو ہلا کر جگا دیتا اگر کسی دن زیادہ غافل ہو جاتا تو توپ کے گولے چلنے کی سخت آواز آتی جس سے گھبرا کر اٹھ بیٹھتا۔

طعام پر تصرف : صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تقریباً" بیس مہمان آئے ہوئے تھے انہی کے لئے کھانا تیار کروایا مگر کھانا کھلانے کے وقت بیس کے قریب آدمی اور آ گئے آپ نے درویشوں کو فرمایا کہ گھر سے اور روٹیاں لے آؤ درویش چلا گیا جب تھوڑی دور گیا تو آپ نے بلا لیا کہ اچھا آ جاؤ اتنا ہی کافی ہے اور آپ نے کھانا کھلانا شروع کیا سب یار کھا چکے اور باقی بچ بھی کافی رہا کھانا بچنے پر آپ بہت متعجب ہوئے (تعجب کرنا دوسروں کے لئے تھا کہ اسے اتفاق سمجھا جائے مولف)

سید امین الدین فرماتے ہیں کہ آپ کے کھیت سے بیس من غلہ آیا وہ آپ نے گھر میں ڈال لیا اور اس سے مہمانوں کے لئے روزانہ بہت معقول مقدار میں غلہ خرچ ہوتا رہا لیکن جب آپ کی والدہ غلہ کی تعداد کو دیکھتیں تو ہمیشہ جوں کا توں پاتیں اور اس میں کمی کے آثار نظر نہ آتے۔

صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمتہ قصور میں تشریف لائے ہوئے تھے آپ کے مخلص مریدوں میں سے حضرت مولانا مولوی فضل حق مرحوم تحصیلدار ان ایام مین قصور میں نائب تحصیلدار کے عہدے پر متعین تھے اور حضور ان کے مکان پر جو مسجد قاضی محمد سلیم صاحب کے سامنے پیرانوالہ طویلے کے نام سے مشہور ہے رونق افروز تھے خاکسار نے تحصیلدار صاحب

کے روبرو حضور کی خدمت میں عرض کی کہ آج دن کا کھانا اس عاجز کا منظور فرما دیں آپ نے فرمایا مولوی صاحب ہی میزبان ہیں ان سے اجازت حاصل کرو مولوی صاحب نے جو حضور پر دل و جان سے نثار تھے اور آپ کی خدمت کو ایمان کامل سمجھتے تھے بصد مشکل اجازت عطا فرمائی اس وقت حضور کے پاس تین آدمی تقریباً" موجود تھے۔ خاکسار نے چاول بیگمی سوا گیارہ سیر زردہ پلاؤ کی قسم سے تیار کرائے۔ کھانا کھانے کے وقت قصبہ کھیم کرن و للیانی و فیروزپور اور دیگر دیہات سے اس قدر لوگ جمع ہو گئے کہ موجودہ کھانا نصف آدمیوں کے لئے بھی کافی نہ تھا میں دیکھ کر سخت گھبرایا حضور نے میرے دل سے آگاہ ہو کر فرمایا کہ حکیم صاحب کھانا لے آؤ تاکہ کھلانا شروع کیا جائے حضور نے دونوں دیگچے چاولوں کے اپنے آگے رکھوائے اور حکم دیا کہ کھانا کھلانے کو بٹھاؤ اور آپ دیگچوں میں سے چاول اپنے دست مبارک سے برتنوں میں ڈالتے جاتے تھے اور خوش ہو ہو کر فرماتے تھے کہ چاول تو بڑے لمبے ہیں جب تمام یاران طریقت اور مہمان بیرونی کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا کہ قصور والے یار ڈیرے میں بیٹھے ہیں ان سب کو بھی بلا لاؤ وہ بھی تقریباً" بیس آدمی ہوں گے ان کو بھی آپ نے کھانا کھلایا پھر خاکسار کو حکم دیا کہ مولوی صاحب کے گھر بھیجنا چاہیے مجھے ایک پلیٹ چاولوں کی بھر دی اور میں مولوی صاحب کے گھر پہنچا آیا اور قریباً" دو سو یا اس سے زیادہ آدمیوں کو کھلا چکے تو آپ نے فرمایا اب تم اور ہم اطمینان سے کھائیں کیونکہ اب تم کو کوئی پریشانی نہیں ہے کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ دونوں دیگچوں میں جو چاول بچے ہیں (تبرکا") گھر میں لے جاؤ میری خوشی کی کوئی انتہا

نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ چاول جتنے دیگچوں میں لائے گئے تھے ان میں سے کوئی کمی نہیں معلوم ہوتی تھی۔

امراض پر تصرف: سید امین الدین احمد بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے ہاتھ کی انگلی میں چوٹ لگ گئی چھ سات ماہ تک علاج کرایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا اور انگلی سوکھ کر ٹیڑھی ہو گئی وہ آدمی شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحبؒ کے پاس آیا آپ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر انگلی سیدھی کر دی اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے تصرف کا ایک عجیب واقعہ بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپ کے خادم میاں دین محمد صاحب کا بیان ہے حضرت میاں صاحبؒ کے ہمراہ ایک دفعہ سید نوالحسن شاہ صاحب مکان شریف گئے وہاں ایک شخص کو زنجیروں سے جکڑا ہوا چارپائی پر کچھ آدمی لے کر حاضر ہوئے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمتہ ایک مسجد (یا مکان) کے اندر تشریف فرما تھے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ آپ کی خدمت میں عرض کرے انہوں نے اس شخص کی چارپائی جس کو دیوانے کتے نے کاٹا تھا اور وحشت کی حالت میں جکڑ کر چارپائی سے باندھا ہوا تھا وہ چارپائی حضورؒ کے باہر آنے سے پہلے ہی مسجد کی دیوار کے ساتھ لا کر رکھ دی۔ جب آپؒ باہر تشریف لائے تو اسے دیکھ کر فرمایا اس کو چارپائی پر کیوں جکڑا ہوا ہے آپ کا یہ فرمانا تھا کہ اس شخص کی وحشت جاتی رہی اور تندرست ہو کر کہنے لگا مجھے کیوں باندھا ہوا ہے مجھے کھول دو جب اسے کھولا گیا تو وہ اپنی چارپائی خود اٹھا کر چلا گیا۔